"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ربوہ

تحریک جدید

ماہنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احسان ۱۳۵۴ ہش — جون ۱۹۷۵ء

6

1975

— ایڈیٹر —

نسیم سیفی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

احسان ۱۳۵۴ ہش

(جون ۱۹۷۵ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ

پاکستان	———	پانچ روپے
فی پرچہ	———	پچاس پیسے
بیرونی ممالک (بحری ڈاک)	———	ایک پونڈ
" " (ہوائی ڈاک)	———	دو پونڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب

• مُنہ بولتی تصویر	(اداریہ)	ص ۲
• اقتباس		۴
• کلامِ محمود رضی اللہ عنہ		۴
• احبابِ جماعت کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام		۵
• محکمہ بجالیات کا ایک سراسر ناجائز اور ظالمانہ فیصلہ۔		۷
• کاروانِ اسلام		۸
• شذرات		۱۱
• گونگی شرافت	(نظم)	۱۳

پبلشر:- عبداللطیف خان

پرنٹر:- سید عبدالحی

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت:- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر:- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل:- ۶۷۶

کتابت:- حمید الدین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جلد ۱۱ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۶

احسان ۱۳۵۴ھ ش

(جون ۱۹۷۵ء)

اداریہ

مُنہ بولتی تصویر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کو بار بار اِس بات کی دعوت دیتے تھے کہ وہ حضور کی معیّت میں کچھ عرصہ گزاریں اور پھر فیصلہ کریں کہ حضور علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے یا نہیں۔ آخر حضور کا سب سے بڑا اور سب سے اہم دعویٰ تو یہی تھا نا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مامور فرمایا ہے اور آپ کا اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق ہے۔ اگر یہ تعلق ثابت ہو جائے تو حضور اور جو بھی دعویٰ فرمائیں درست ہو گا کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک شخص کا اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق بھی ہو اور پھر وہ دعویٰ بھی ایسا کرے جو درست نہ ہو۔ یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں۔ یہی بنیاد تھی حضور کی دعوت کی جو حضور نے تمام لوگوں کو دی اور بار بار دی۔ حضور اس یقین سے پُر تھے کہ جو شخص حضور کے پاس چند دن گزارے گا وہ حضور کی پاکیزہ اور رُوحانیت سے بھرپور زندگی کو بھی دیکھے گا اور اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے واضح نشانوں کو بھی ملاحظہ کرے گا چنانچہ جو لوگ بھی حضور کے پاس حاضر ہوئے وہ حضور کے گرویدہ ہوئے بغیر نہ رہ سکے حضور کے جلو میں اللہ تعالیٰ کے نشانوں کا ایک ہجوم تھا ہر صبح اور ہر شام۔ ہر دن اور ہر رات۔ ہر لمحہ اور ہر ثانیہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات شاملِ حال تھیں اور وہ بھی اِس طرح کہ ساتھ رہنے والوں کو بھی نمایاں طور پر نظر آئیں۔

ہم حضور علیہ السلام کے درختِ وجود کی سرسبز شاخیں ہیں۔ ہم حضور کی رہنمائی میں اسلام کی سربلندی کے لئے

دُنیا بھر میں کوشاں ہیں۔ قرآن کریم کی اشاعت کرتے ہیں۔ احادیث کو دُنیا میں پھیلاتے ہیں۔ مسجدیں تعمیر کرتے ہیں۔ لوگوں کو تبلیغی جدّوجہد سے حلقہ بگوشِ اسلام کرتے ہیں۔ یہاں بھی اور وہاں بھی۔ قریب بھی اور دُور بھی۔ بُسر میں بھی اور عُسر میں بھی ہم اس کام کو جاری رکھے ہوئے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے سپرد فرمایا تھا۔ یہ ہماری بڑی ہی سعادت ہے اور ہم اس پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ ہماری یہ دعا ہے کہ ہمیں یہ سعادت ہمیشہ میسّر رہے اور اسکے میٹھے پھل ہمیشہ ہمارے دامن میں گرتے رہیں۔ ۔اور یہ بہت اہم ہے۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرح ہم بھی لوگوں کو دعوت دے سکتے ہیں کہ وہ ہمارے پاس آکر رہیں اور ہمارے اقوال کا نہیں بلکہ اعمال کا مطالعہ کریں۔ اور یہ بھی دیکھیں کہ ہمارے ماحول میں اللہ تعالیٰ کے نشان بکھرے پڑے ہیں۔ کیا ہماری زندگیاں اِس بات کا زندہ ثبوت ہیں کہ ہمارا اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق ہے اور یہ تعلق ہمارے لئے معاشرہ کی ہر بُرائی کو بھسم کرکے رکھ دیتا ہے۔ کیا لوگ ہماری امانت اور دیانت اور سچائی سے اتنے متاثر ہوسکتے ہیں کہ وہ اسلام کی لفظی تبلیغ کے بغیر صرف ہمیں دیکھ کر مسلمان ہوجائیں۔ ہم تجارت کے میدان میں ہیں یا کسی دفتر میں ملازم ہیں ہم اپنی روزی آزادانہ طور پر خود کما رہے ہیں یا ہم کسی کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ غرضیکہ ہم جہاں کہیں بھی ہیں۔ کیا ہم اِس معیار پر پورے اُترتے ہیں کہ ہمیں چلتا پھرتا اسلام کہا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

ہم اِس کا جواب نہ ہاں میں دیتے ہیں اور نہ نہیں میں۔ یہ بات کہنے سے ہمارا مطلب صرف ذکرِ پر عمل کرنا ہے ہم آپ کو — اور آپ سے پہلے اپنے آپ کو — یہ یاد دلا رہے ہیں کہ ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درختِ وجود کی سرسبز شاخیں ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسی زندگیاں بسر کریں کہ لوگ ہماری زندگیوں کو اسلام کا صحیح اور مکمّل نمونہ سمجھیں۔ ہم چاہے مُنہ سے کچھ کہیں یا نہ کہیں۔ ہم چاہے کسی کو بتائیں یا نہ بتائیں کہ ہم کیا کچھ مانتے ہیں اور جو کچھ مانتے ہیں وہ کیوں مانتے ہیں۔ لوگ ہمارے قریب آتے چلے جائیں اور از خود ہم سے پوچھیں کہ یہ تبدیلی کس طرح پیدا ہوئی اور کس طرح پیدا کی جاسکتی ہے۔ اگر ہم واقعی اپنی زندگیوں کو ایسا ہی بنالیں تو ہم اپنا حقیقی مقصد بھی حاصل کرلیں گے اور دوسروں کے لئے اس کی راہ ہموار کرنے کا باعث بھی بنیں گے۔

آیئے ہم میں سے ہر شخص اِس بات پر غور کرے اور اس طرح غور کرنے کو مفید نتائج کا حامل بنائے۔

آمین۔

اے خدا! تُو ہمیں اِس بات کی توفیق عطا فرما کہ ہم تیری رضا کی راہوں پر چلیں اور تیرے آخری دین کی مُنہ بولتی تصویر بن کر لوگوں کو حلقہ بگوشِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کرسکیں۔

اقتباس

اہل اللہ کی "تکالیف"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"یہ خیال نہ آوے کہ انبیاء اور مومنوں کو کیوں تکلیفیں آتی ہیں؟ ان لوگوں پر بھی بعض بلائیں آتی ہیں مگر وہ ان کے واسطے آثارِ رحمت ہوتی ہیں۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر کیسی کیسی مصائب آئی تھیں ان کو گننا بھی کسی بڑے دل کا کام ہے۔ ان کے نام سے ہی انسان کے بدن پر لرزہ آتا ہے۔ پھر جو کچھ سلوک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہیوں سے ہوئے ان کی بھی تاریخ گواہ ہے۔ کیا کوئی ایسی بھی تکلیف تھی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو پہنچائی نہ گئی ہو؟ جس طرح ان کو ایذا دہی میں کفار نے کوئی دقیقہ باقی نہ اُٹھا رکھا تھا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے کمالات میں کوئی کمی باقی نہ رکھی اصل میں ان لوگوں کے واسطے یہ مصائب اور سختیاں تریاق ہو جایا کرتی ہیں۔ ان لوگوں کے واسطے خدا کی رحمت کے خزانے انہیں سختیوں کی وجہ سے کھولے جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں انسان کو چاہیئے کہ صبرِ جمیل کرے اور خدا تعالیٰ سے بدظن نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ۱۹۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلامِ محمود رضی اللہ عنہ

ہَوا زمانے کی جب بھی کبھی بگڑتی ہے
مری نگاہ تو بس جا کے تجھ پہ پڑتی ہے

اُسی کا فضل ڈھانپے گا مرا ستر
نہ کام آئیں گے پشمینے مرینے

جو ختم نہ ہو ایسا دکھا جلوۂ تاباں
جو مر نہ سکے مجھ کو وہ پروانہ بنا دے

تیری رہ میں موت سے بڑھ کر کوئی عزت نہیں
دار پر سے ہے گذرنا راہ تیرے دار کا

جو دن میں آہ بھرے ان کی یاد میں اک بار
وہ رات پہلو میں اس کے گذار دیتے ہیں

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

احبابِ جماعت کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پیغام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ——— نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

۱۹۷۴ — ۷۵ء

اِبتلاء اور امتحان کا سال صبر و ثبات اور صدق و وفا کا سال

برکتوں، رحمتوں اور فلاح کا سال

احبابِ کرام! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ۔ یعنی اللہ تعالیٰ ابتلاء میں ڈال کر اپنے مخلص بندوں کا امتحان لیا کرتا ہے۔ ان کی آزمائش کے لئے خوف کے سامان پیدا کرتا ہے۔ بھوک اور پیاس کے حالات پیدا کرتا ہے، اموال لُوٹے جاتے ہیں۔ جانی قربانی دینی پڑتی ہے۔ تدبیر اور کوشش کے ثمرات سے محروم کیا جاتا ہے۔ اور یہ اِس لئے نہیں کہ الٰہی منشاء انہیں تباہ کرنا چاہتا ہے بلکہ یہ آزمائشیں اِس لئے آتی ہیں کہ ان کے صدق و ثبات، ان کے اخلاص و وفا، ان کے صبر و ثبات کو ظاہر اور روشن کیا جائے۔ اور

اللہ کی بے پایاں رحمتوں کا انہیں وارث بنایا جائے۔ اور ربِّ کریم سے ان کا جو اٹوٹ رشتہ اور تعلق ہے اسے نمایاں کیا جائے اور مخالف حاسد کو ورطۂ حیرت میں ڈالا جائے۔ گزشتہ مالی سال انہی آزمائشوں کا سال تھا۔ گزشتہ مالی سال اسی کٹھن امتحان کا زمانہ تھا۔ گزشتہ مالی سال مخلصین کی اِس جماعت کے صبر و ثبات کا سال تھا۔ امتحان آیا گزر گیا۔ صبر و ثباتِ مخلصین نے دُنیا کی نگاہ کو پریشان بھی کیا اور حیرت میں بھی ڈالا۔ خدائے مہربان نے مخلصین کے صبر اور وفا اور ایثار کو دیکھا اور ان کی کوششوں میں برکت ڈالی اور انہیں قبول کیا۔ جہاں تک مالی قربانی کا سوال ہے مخلصین کی اِس جماعت کو اللہ مہربان نے یہ توفیق عطا کی کہ اس سے قبل کے سال کی مالی قربانیوں کے مقابلہ میں ـــــ لُوٹے جانے۔ مکانوں کے جلائے جانے۔ کاروبار کے بند کئے جانے۔ بائیکاٹ کو انتہا تک پہنچائے جانے کے باوجود ـــــ لاکھوں روپیہ کی زیادتی کے ساتھ مالی قربانیاں اُس (نعمت) کے حضور پیش کر سکیں اور زرعی اصلاحات کے نتیجہ میں زمین کی آمد میں کمی کو پُورا کر کے آگے ہی آگے نکل جائیں۔ الحمدللہ۔

مہدیٔ معہودؑ کے وجود کی سرسبز شاخو! میرے پیارو!! اِن ابتلاؤں پر صبر و ثبات کے ساتھ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنے والو!!! اِس ایثار و وفا کے نتیجہ میں ان تمام برکات اور رحمتوں کے وارث بنو جن کی اِس آیۂ کریمہ میں بشارت دی گئی ہے اور خدا کے اس مخلص گروہ میں شامل ہو جاؤ ـــــ اور شامل رہو ـــــ جو ہدایت یافتہ اور سچّی کامیابی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔ خدا کرے کہ آپ کا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ آمین۔

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

۱۱ ہجرت ۱۳۵۴ ہجری شمسی
۱۱ مئی ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہارے سپرد اللہ تعالیٰ کا یہ کام کرنا کہ تم دُنیا میں اسلام کا نُور پھیلاؤ ظاہر کرتا ہے کہ تم میں اس کام کی اہلیّت موجود ہے اور اگر تم اخلاص اور قربانی سے کام کرو تو یقیناً اِس فرض کو سرانجام دے سکتے ہو۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

محکمہ بحالیات کا ایک سراسر ناجائز اور ظالمانہ فیصلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم نہایت افسوس اور دُکھ کے ساتھ احبابِ جماعتِ احمدیہ کو مطلع کرتے ہیں کہ بتاریخ ۳۰ مئی ۱۹۷۵ء حکومتِ پاکستان کے محکمۂ بحالیات نے سراسر ناانصافی اور ظلم کی راہ اختیار کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کی جامع مسجد جو "مسجد نُور" کے نام سے معروف ہے کو نیلام کر کے فروخت کر دیا۔ واقعہ یہ ہے کہ محکمۂ بحالیات کا اِس جائیداد کے ساتھ جو تیس ۳۰ سال سے صدر انجمن احمدیہ کی قانونی اور جائز ملکیت ہے دُور سے بھی کوئی تعلق نہیں۔

یہ جائیداد صدر انجمن احمدیہ نے قیامِ پاکستان سے دو سال قبل جون ۱۹۴۵ء میں ایک مسلمان ٹھیکیدار محمد شفیع ولد میاں خدا بخش مُغل ساکن راولپنڈی سے بعوض -/۸۰۰۰ روپے خریدی تھی اور اُسی وقت اس کی رجسٹری قانون کے مطابق بحق صدر انجمن احمدیہ کر دی گئی تھی، بعد ازاں جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کی شدید ضرورت کے پیشِ نظر اِس جائیداد پر مسجد احمدیہ کی تعمیر کی گئی اور اُس وقت سے اَب تک یہ بلا تعرض جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کی جامع مسجد اور لائبریری کے طور پر استعمال ہوتی رہی ہے۔

ہمارا تصوّر اُن الفاظ کی تلاش سے عاجز ہے جو اِس واقعہ میں مُضمر ظلم، دھونس، اور ڈھٹائی کو کما حقہٗ بیان کر سکیں۔ ہم حکّامِ بالا کو توجّہ دلاتے ہیں کہ وہ اِس صریح ظلم کا تدارک اور سدِّ باب کریں۔ نیز ہم جماعتِ احمدیہ عالمگیر کو یقین دلاتے ہیں کہ قانونِ ملک کی حدود کے اندر رہتے ہوئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان اِس سراسر ناجائز اور ظالمانہ فیصلہ کو کالعدم کروانے کے لئے ہر ممکن چارہ جوئی کرے گی لیکن احبابِ جماعت کو ایک لمحہ کے لئے بھی اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہماری اصل فریاد اپنے ربّ کے حضور ہے اور وہی ہمارا مولیٰ اور وہی وکیل ہے۔ فنعم المولیٰ ونعم الوکیل ؕ

مرتبہ:- ابوالاقبال

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائرِ فیجی

مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ تحریر فرماتے ہیں کہ اِس سال سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تقریب ۲۴، مارچ کو منعقد کی گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مقررین نے روشنی ڈالی اور اِس بات پر زور دیا کہ دینی اور دنیوی فلاح کے لئے ضروری ہے کہ انسان حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اپنائے اور دل و جان سے ان پر عمل کرے۔ بعض مقررین نے مقامی زبان میں اپنے پیارے جذبات کا اظہار کیا اور کہا کہ اگرچہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیرو تو نہیں (یہ دوست عیسائی تھے) لیکن جب وہ اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرتے ہیں تو انہیں اس مذہب کے بانی کی عظمت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

ایسی ہی ایک تقریب پر فیجی کے گورنر صاحب نے اِس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ ان کی حکومت نے اسلام کے بانی کو فیجی کے باشندوں کی زندگی میں ایک نمایاں مقام دینے کے لئے میلاد النبی کی چھٹی منظور کر لی ہے۔ انہوں نے اِس بات پر بھی خوشی کا اظہار کیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کسی ایک قوم کی طرف نہیں بلکہ ساری دُنیا کی طرف مبعوث ہوئے تھے اور آپ نے اپنی تعلیم سے ساری دُنیا کو متأثر کیا ہے۔

ماریشس

مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور ماریشس سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں ۱۶، مارچ کو سیرۃ النبی ؐ کا جلسہ منعقد کیا گیا جس میں ملک کے وزیرِ اعظم اور پاکستان کے سفیر صاحب نے بھی شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اِس جلسہ کی صدارت ماریشس کے وزیرِ تعلیم صاحب نے کی۔

ایک سوامی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے اِس بات کو بہت سراہا کہ اسلام کی تعلیم امن و آشتی کی ہے۔ ایسی ہی تعلیم، انہوں نے کہا، دُنیا کو ایک پلیٹ فارم پر لا سکتی ہے۔ سوامی صاحب نے اسلام کے پیروؤں کو اِس امر کی طرف توجہ دلائی کہ ایسی اچھی تعلیم کو پھیلانے کی ذمہ داری سے انہیں عہدہ برآ ہونا چاہیئے۔ سوامی صاحب کے بعد

سفیرِ پاکستان نے اور ان کے بعد مارشس کے وزیرِ اعظم صاحب نے تقریر فرمائی۔ وزیرِ اعظم صاحب نے احمدیوں کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کو قابلِ قدر قرار دیا اور ایسے اجتماعات کو جہاں مختلف مذاہب کے لوگ آپس میں مل بیٹھیں نہایت بابرکت بتایا۔ وزیرِ اعظم صاحب نے احمدیہ جماعت کے افراد کی بھی بہت تعریف کی کہ وہ قول کے سچے اور عمل کے پکے ہیں۔ اِس سلسلہ میں انہوں نے امری عبیدی مرحوم کا ذکر کیا جو وفات کے وقت اپنے ملک کے وزیرِ انصاف تھے۔ محترم وزیرِ اعظم صاحب ان سے بہت متاثر تھے۔

ہمارے مبلغینِ کرام نے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اپنے جذباتِ عقیدت کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ حضورؐ کے پیغام کو ساری دُنیا میں پہنچا سکے۔

مارشس ہی سے مکرم مولوی صالح محمد خان صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی رپورٹ ارسال فرمائی ہے۔ یہ اجتماع ۱۲ اور ۱۳ اپریل ۱۹۷۵ء کو منعقد ہوا تھا۔ اجتماع سے قبل مسجد میں پوسٹر کے ذریعہ اور مائیکلوسٹائل کر کے ہینڈ بلوں کے ذریعہ تمام نوجوانوں کو شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ اِس موقع کی مناسبت سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مارشس کی مجلس خدام الاحمدیہ کو جو پیغام ارسال فرمایا اس کا متن درجِ ذیل ہے:-

"مجھے یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ مجلس خدام الاحمدیہ مارشس اپنا سالانہ اجتماع منعقد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کے عقائد کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ آپؑ سے پہلے کیا مسلمانوں میں اور کیا دیگر مذاہب کے پیروکاروں میں ہر جگہ عقائد میں اور اس کے نتیجہ میں اعمال میں اِس قدر خرابی اور اضمحلال پیدا ہو گیا تھا کہ دین کی اصل صورت بالکل مسخ ہو کر رہ گئی تھی۔ قبر پرستی عام تھی۔ تعویذ گنڈے اور طلسماتی عجائبات پر یقین کی وجہ سے ایمان پراگندہ ہو کر رہ گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی حقیقی شناخت اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مجاہدات اور حضور پاکؐ کے اُسوۂ حسنہ پر عمل بالکل مفقود ہو چکا تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود

علیہ السلام نے ایمان کو دوبارہ اپنے صحیح عقائد پر اور صحیح رنگ میں قائم فرمایا اور آپ نے اپنی تعلیم اور اپنے عمل سے واضح فرمایا کہ درحقیقت پاکیزہ زندگی فقط نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم اور حضور کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے اِس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات کا کثرت سے مطالعہ کریں جن میں حضور نے اسلامی عقائد کو صحیح رنگ میں واضح فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ خدام الاحمدیہ مارشیس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپؐ کے اُسوۂ حسنہ پر پورے طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مرزا ناصر احمد

۲۶/۳/۷۵ خلیفۃ المسیح الثالث "

مختلف موضوعات پر تقریروں کے علاوہ اِس اجتماع پر سبق آموز تمثیلیے بھی پیش کئے گئے۔ "کلوا جمیعا" سے محبت و اخوت کی رُوح کو زیادہ مستحکم کیا گیا اور آپس میں مسابقت کی رُوح پیدا کرنے کے لئے بعض کھیلوں کے میچ کا بھی انتظام کیا گیا۔

تقریباً دو صد خدام نے اِس اجتماع میں نہایت دلچسپی کے ساتھ حصّہ لیا۔ غیر از جماعت دوست اِس اجتماع کے بعض پروگراموں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور بعد میں انہوں نے اِس بات کا اظہار کیا کہ اِس اجتماع سے صحیح اسلامی سیرت کا اظہار ہوتا ہے۔

مکرم مولوی صالح محمد خان نے رپورٹ کے اختتام پر دعا کی درخواست کی ہے کہ احباب مارشیس کے احمدی نوجوانوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں حقیقی طور پر اپنی زندگیوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور بیش از پیش خدماتِ دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام دعاوی پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمیں اِس بات کا کامل یقین ہے کہ وہ دن دُور نہیں جب دُنیا کے تقریباً تمام لوگ اِن دعووں پر ایمان لے آئیں گے۔

شذرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالاتِ زمانہ

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (بحوالہ "جنگ" کراچی) :-

"ربّ العزّت جلّ جلالہٗ نے ہمیں بھی ایسے زمانے میں پیدا فرمایا کہ اہالیانِ زمانہ خطوظ حرص وہوا کو شریعت بنا بیٹھے اور طلب جاہ اور ریاست وتکبّر کو عزّت وعلم سمجھ لیا۔ ریاکاری ونمائش کو خوفِ الٰہی قرار دے لیا اور بغض، حسد وکینہ کو حلم وبُردباری بنالیا۔ مجادلہ کا نام مناظرۂ دین رکھ لیا، لڑائی جھگڑے کا نام غیرت رکھ لیا۔ نفاق کے معنی زہد کر لئے گئے اور غنا۔ باطل کو ارادت بتانے لگ گئے۔ ہذیان وبکواس کا نام معرفت رکھ لیا۔ حرکتِ دل بڑھ جانے کو قلب جاری ہونا کہہ دیا۔ دل میں جو خطرات پیدا ہوتے ہیں ان کا نام الہام وحدیثِ نفس بنا لیا۔ الحاد خالص کو "فقر" کہہ دیا۔ مجردِ حق سے سہل انگاری کو صفوت کہہ ڈالا۔ زندقہ کا نام فنافی اللہ ہونا رکھ لیا۔ ترک احکامِ شریعتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو عین طریقت بنا بیٹھے اور خس وخاشاک فکرِ دُنیا، آفت زمانہ کا نام معاملہ فہمی قرار دے لیا۔ آخرش ارباب معنی و اہلِ سلوک ان دیدہ دلیروں سے الگ ہو گئے۔ اور اغیار سے عوام پر غلبہ پا لیا۔"

حقیقت یہ ہے کہ راہِ راست پر وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ راہِ راست پر رکھے اور کہے کہ وہ راہِ راست پر ہے۔ ورنہ تو ہر زمانہ میں اس قسم کے لوگ جن کا حضرت داتا گنج بخشؒ نے ذکر فرمایا ہے موجود ہوتے ہیں اور بسا اوقات یوں معلوم ہوتا ہے کہ انہیں کو بالادستی حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔ آمین

جمہوریّت اور عوام

ڈاکٹر سید عبداللہ اپنے ایک مقالہ میں

تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہیرلڈ لاسکی اگرچہ جمہوریت کی
خوبیوں کا بیحد معترف ہے لیکن اسے
بھی جمہوریت میں سب سے زیادہ
اِس بات کا خطرہ نظر آتا ہے کہ
حکومت میں عوام کی مداخلت اور
حقِ رائے دہی کی وسعت پارٹیوں
کی بے انتہا کثرت کا باعث ہو رہی
ہے۔ جمہور کی آزادی میں لاکھ برکتیں
سہی لیکن اِس بات سے انکار نہیں کیا
جا سکتا کہ جمہور کا یہ غلبہ عام اور عوام
کی مطلق العنانی کسی نظام کو بھی پائیدار
اور مستحکم نہ ہونے دے گی اور آئے دن
کے انقلابات اور مہریلے الوقت تغیرات
قومی تعمیر و ترقی میں رکاوٹ پیدا
کریں گے۔"

ہندو مسلم اتحاد

برِّ صغیر کے مسلمانوں کی ایک بڑی شخصیت کا نام نامی اور اسمِ گرامی تھا حکیم محمد اجمل خاں۔ ماہنامہ "قومی زبان" (دسمبر ۱۹۷۴ء) حکیم صاحب کے متعلق لکھتا ہے:۔

"ہندو مسلم اتحاد کی کوششیں تو
حکیم صاحب پہلے بھی کر چکے تھے لیکن
اس سے پہلے انہوں نے مسلمانوں کو
کانگریس میں شامل ہونے کا مشورہ
نہیں دیا تھا ایسا محسوس ہوتا ہے کہ
مسٹر گاندھی کی سادہ اور پُرکشش
شخصیت کے جادو سے حکیم صاحب
بھی اپنے آپ کو نہ بچا سکے۔ یکایک
ان کی سیاست کا محور ہی بدل گیا۔
مسلم لیگ جس کے بانیوں اور معماروں
میں حکیم صاحب کا نام اس وقت تک
نہایت ہی نمایاں تھا اس کو یکایک
خیرباد کہہ دینا واقعی حیرت انگیز اور
افسوسناک تھا لیکن تعجب ہے کہ اگلے
ہی سال لیگ اور کانگریس کے اجلاس
پھر دسمبر میں امرتسر میں ہوئے اور
حکیم صاحب لیگ کے اجلاس کی
صدارت فرما رہے تھے۔ حکیم صاحب
نے اِس دفعہ بھی ہندو مسلم اتحاد کے
لئے بے پناہ کوششیں کیں۔"

اِسی مضمون میں آگے چل کر لکھا ہے:۔

"لیکن آخری بارہ مہینوں میں بھی وہ
اپنے تین مخصوص فرائض کو گور تک
سر انجام دیتے رہے یعنی طبیہ کالج،
جامعہ ملّیہ اور ہندو مسلم اتحاد، آخری
لمحوں تک وہ اِن کاموں سے صرفِ نظر نہ کر سکے۔"

اُن ایّام میں ملتِ اسلامیہ کا ہر رشید فرد ہندو مسلم اتحاد کی کوشش میں مصروف تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

گونگی شرافت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ شہر پُرسکون تھا
کہ شہر کے تمام لوگ
زندگی کی رہگذر پہ شادمان و مطمئن
رواں دواں - رواں دواں
ہر اِک گلی کے موڑ پہ
سروں کو اپنے جوڑ کر
ہر اِک خیال کے دہن میں احتیاط و شوق سے
زبان رکھ کے - کھیلتے تھے اپنے اپنے ذوق سے
یہاں وہاں - یہاں وہاں
نئی حقیقتوں کا ہر قدم پہ اِک نیا بیاں
تمام در کھلے ہوئے
گھروں کے بھی دِلوں کے بھی
وفورِ شوقِ زندگی میں لفظ لفظ بیکراں
ہر ایک لے کے زیر و بم پئے ہوئے تُلے ہوئے
مگر - مگر یہ کیا ہوا
ہر اِک چراغ بجھ گیا
حلق حلق میں ہر صدا اٹک اٹک کے رہ گئی
ہر ایک راہگذار چُپ
گُلوں کے ہونٹ سِل گئے ہوا ہے خار خار چُپ
در و دریچہ ہائے شہر ہو گئے ہیں بند کیوں
یہ کھل کھلا ہٹوں کو اب سکوت ہے پسند کیوں
کہاں گئے وہ لوگ جو

ابھی - ابھی
گلی گلی کے موڑ پہ
سکوتِ لب کو توڑ کر
ہر ایک قہقہے میں اِک بہار کا سماں لئے
رواں دواں تھے راحتوں کا دل میں اِک جہاں لئے
یہ شورِ بے پناہ کیا ہے غور سے سُنو ذرا
یہ کون آ گیا یہاں
یہ بدقماش و بدزباں
یہ دندنا رہا ہے کیوں
ہر اِک گلی کے موڑ پر یہ مُسکرا رہا ہے کیوں
کہیں یہ خُوں بہائے گا یہ عصمتیں چُرائے گا
یہی ہیں اس کے ولولے
اسی سے اپنے دل کی پیاس کو یہاں بجھائے گا
مگر عجیب بات ہے
کہ ایک بدقماش نے
ہر شرافتوں کے ہونٹ سی کے ان کو چُپ کرا دیا
یہ شہر پُرسکون تھا
یہ شہر پُرسکون ہے
کبھی سکون زندگی کبھی سکون موت ہے
کبھی سکون خامشی کبھی صدا و صوت ہے
سکون پھر سکون ہے
رگوں میں دوڑتا ہوا یہ خون ہے - یہ خون ہے

تبصرہ

کتاب:- اسلام عصرِ حاضر میں

مصنّف:- مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب بی اے۔

ناشر:- منشی نور حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ

قیمت:- دو روپے پچاس پیسے

"اسلام عصرِ حاضر میں" کے مصنّف سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک نہایت تجربہ کار مبلّغ ہیں۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ مغربی اور مشرقی افریقہ میں تبلیغی میدان میں بھرپور جہاد میں حصّہ لیا ہے اور جہاں بھی رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں کامیابیاں عطا کی ہیں۔

کتاب زیرِ تبصرہ دراصل محترم صوفی صاحب کی ایک تقریر ہے جسے کسی قدر اضافہ کے ساتھ اب شائع کیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی تبلیغ کے لئے اور خاص طور پر کامیاب تبلیغ کے لئے یہ جاننا نہایت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ آخری پیغام فی زمانہ دنیا کی کس طرح رہنمائی کرتا ہے۔ ہمارے مسائل کو کس طرح حل کرتا ہے اور ان مسائل کے حل کرنے میں اسے دوسرے مذاہب پر کس طرح برتری حاصل ہے۔

محترم صوفی صاحب نے اِس کتاب میں پہلے اسلام کی دلنشیں خصوصیات پیش فرمائی ہیں پھر بعض اعتراضات کا جواب دیا ہے اور آخر پر اسلام کے مستقبل پر بحث کی ہے۔ بیک وقت یہ کتاب علم میں بھی اضافہ کرتی ہے اور اسلام کے مستقبل میں اہلِ اسلام کے یقین کو بھی مستحکم بنیادوں پر قائم ہونے میں مدد دیتی ہے۔

سفید کاغذ پر متن۔ دیدہ زیب رنگین ٹائیٹل اور مصنّف اور ناشر کی تصویر کے باوجود قیمت صرف دو روپے پچاس پیسے۔

امید ہے احبابِ کرام اِس کتاب سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے نافع الناس بنائے اور مکرم صوفی صاحب کو اس کی جزا عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا کی درخواست

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریکِ جدید علاج کی غرض سے بیرونِ ملک تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کے ہمراہ آپ کی بیگم صاحبہ بھی ہیں۔

قارئینِ کرام سے درخواست ہے کہ محترم صاحبزادہ صاحب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خدماتِ دین سے بھرپور لمبی فعّال زندگی عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب اور بیگم صاحبہ کا سفر میں حافظ و ناصر ہو اور اس سفر کو ہر قسم کی برکات کا موجب بنائے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ہر دو کو اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ سفر کے اختتام پر خیر و عافیت سے واپس ربوہ لائے اور محترم صاحبزادہ صاحب کو پوری صحت کے ساتھ دوبارہ مرکز میں خدماتِ دینیہ سرانجام دینے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین

تبلیغی رسالہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

ضرور خریدیں

حضرت مرزا البشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ
قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اسکی
اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ
اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں
اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت
اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ دس روپے۔ (منیجر الفرقان ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات
کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات، علماءِ سلسلہ کے اہم
مضامین، بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی
تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود
بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے
دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے
لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت
سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں
سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ

تریاقِ اٹھرا

استقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا
یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

نورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ
کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔

سرمہ خورشید

دھند، غبار، خلاش، کرکرے، موتیا بند اور
دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۵ روپے۔

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۵۳۸

شہزین

شہزین

شہزین

مرضِ اٹھرا کی موثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ : ٹنڈو محمد خان : گوجرانوالہ

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اجبی نرخوں پر
خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

فون نمبر ۶۴۵۰۰

کوپیا رکھیں

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah